بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

کلمۃ الحرمین

حافظ عبدالحمید عامر فاضل مدینہ یونیورسٹی

"ولولا دفع اللّٰہ الناس بعضھم ببعض..."!

بابری مسجد اور لاکھوں کشمیری مسلمانوں کی پکار "جہاد فی سبیل اللّٰہ"!

ہندوستان میں تاریخی بابری مسجد کو بالآخر متعصب جنونی ہندوؤں نے اپنے رام مندر کی تعمیر کی خاطر انتہائی بے دردی سے منہدم کر ڈالا ــــ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

یہ مسجد عرصۂ دراز سے متعصّب و متشدّد ہندوؤں کے ناپاک عزائم کا نشانہ بنی ہوئی تھی اور اسی وجہ سے مسلمانوں کو یہاں کسی قسم کی عبادت کی اجازت نہ تھی، تاہم پیش رو حکومتیں اپنے نام نہاد سیکولرازم کا بھرم قائم رکھتے ہوئے جیسے تیسے اس کا دفاع کرتی رہیں اور بعض حکومتیں اسی وجہ سے ٹوٹ بھی گئیں ــــ مگر موجودہ بھارتی وزیرِ اعظم نرسیما راؤ نے، جو خود بھی بڑا متعصّب اور تنگ نظر ہندو ہے، ہندو غنڈوں کو مکمل طور پر بے لگام کرتے ہوئے بابری مسجد پر چڑھ جانے دیا اور انھوں نے اسے ملبے کا ڈھیر بنا دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ نرسیما راؤ بھارت میں کسی بھی اقلیت کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں، چنانچہ امرتسر میں گولڈن ٹمپل پر حملے کے وقت بھی یہی نرسیما راؤ بھارتی وزیرِ اعظم اندرا گاندھی کا وزیر تھا اور یہ "عظیم تر بھارت" کا خواب دیکھنے والوں میں سے ایک ہے ــــ اس چالاک ہندو بنئے نے یہ سب کچھ سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کیا ہے اور اب وہ یہ کہتا ہے کہ بابری مسجد کو دوبارہ تعمیر کرا دیا جائے گا ــــ سوال یہ ہے کہ کیا یہ ضروری تھا، پہلے مسجد گرائی جاتی پھر دوبارہ تعمیر کرائی جاتی؟ اور اب جو اس نے عالم اسلام کی آنکھوں میں

دھول جھونکنے کے لیے بعض متعصب ہندو جماعتوں پر پابندی لگاتے ہوئے ان کے لیڈروں کو گرفتار کرکے اپنی "نیک نیتی" کا ثبوت مہیا کرنا ضروری سمجھا ہے، آخر انھیں پہلے کیوں گرفتار نہ کیا گیا جب کہ ان کے عزائم واضح تھے؟ علاوہ ازیں مسجد کے انہدام سے ایک دن قبل شام تک صرف پچاس ہزار ہندو وہاں موجود تھے، ان کی تعداد یک لخت رات ہی رات میں لاکھوں تک کیسے جا پہنچی؟ —— دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ چیختے رہے کہ ہندو بابری مسجد کو گرانے کے لیے جا رہے ہیں، تو کیا خود بھارتی حکومت کو اس کی خبر نہ تھی یا اس کے پاس ان غنڈوں کو روکنے کے لیے وسائل موجود نہ تھے؟ —— آخر یہ کیسے تسلیم کر لیا جائے کہ جو حکومت مشرقی پنجاب میں سکھوں اور مقبوضہ کشمیر میں کشمیری مسلمانوں کی تحریکِ آزادی کو کچلنے کے لیے مسلح افواج کے ذریعے کارروائی کرتی ہے، حتیٰ کہ نہتے کشمیریوں کو جدید اسلحہ سے بھون کر رکھ دیا جاتا ہے، وہ مسجد کو گرانے والے ہندوؤں کو روکنے کے لیے اپنی مخلصانہ کوششوں کے باوجود ناکام رہتی ہے؟ —— پھر مسجد کو گرانے کے بعد نرسیما راؤ نے کہا کہ یہ "اینٹی نیشن" لوگوں کی کارروائی ہے اور اس حرکت کا سختی سے نوٹس لیا جائے گا، لیکن جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے، معذرت کی بجائے اس کے لہجے میں تیزی آتی جا رہی ہے اور اب وہ یہ کہہ رہا ہے کہ "بابری مسجد کا مسئلہ ہمارا اندرونی مسئلہ ہے اور پاکستان کو دوسرے ممالک کے اندرونی معاملات میں ٹانگ نہیں اڑانی چاہیے، بلکہ اسے بین الاقوامی عدمِ مداخلت کے اصولوں کا پابند رہنا چاہیے! —— اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ لاتوں کا یہ بھوت باتوں سے ماننے والا نہیں —— لہٰذا مسئلے کا حل مظاہرے، ہڑتالیں اور بیان بازیوں کے ذریعے سیاسی دوکانداریاں چمکانا نہیں، نہ ہی ردِ عمل کے طور پر پاکستان میں موجود مندروں کو مسمار کرنا دانشمندانہ فعل تھا، کہ اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا! —— ہاں بلکہ وقت کا تقاضا سیاسی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اتحاد و اتفاق کی فضا میں نعرۂ جہاد بلند کرنا ہے۔ ورنہ خدانخواستہ یہ معاملہ صرف بابری مسجد تک محدود نہیں رہے گا، بلکہ دیگر بہت سی مساجد کو بھی یہی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے —— ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّ
صَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ـ الآیۃ (الحج: ۴۰)

"اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو، ان کے بعض کو بعض کے ذریعے ہٹا نہ دیتا تو

(راہبوں کے) صومعے اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں، جن میں اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کیا جاتا ہے، گرائی جا چکی ہوتیں!"

آیتِ قرآنی واضح طور پر یہ بتلا رہی ہے کہ شر و فساد، جو عبادت گاہوں کی خرابی کا باعث بنے، اس کا سدِّ باب "جہاد فی سبیل اللہ" ہی سے ممکن ہے ــــ چنانچہ آیت کے آخر میں مجاہدین کو یہ خوشخبری بھی سنا دی گئی ہے کہ:

"وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ"

"اور اللہ تعالیٰ ضرور ہی اس کی مدد فرمائے گا جو اس (کے دین) کی مدد کرتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ قوت والا بھی ہے اور غالب بھی!"

صدیوں قبل ہندوستان ہی سے ایک مسلمان بیٹی کی آواز بلند ہوئی تھی: "فیا للحجاج!" ــ اور حجّاج بن یوسف نے اپنی ملی غیرت کو بروئے کار لاکر اس آواز پہ "لبیک" کہتے ہوئے نہ صرف ہندوستان کے خلاف اعلانِ جہاد کیا تھا، بلکہ محمد بن قاسمؒ کو روانہ کرکے ان بازوؤں کو کاٹ بھی ڈالا تھا جو مسلمان کی غیرت کی طرف بڑھے تھے ــــ آج بھی ہندوستان ہی میں کعبہ کی ایک بیٹی پر ظلم و ستم کی انتہاء کر دی گئی ہے، اور یقیناً اس کا بھی موثر ردِّ عمل یہی ہو سکتا ہے کہ ان بازوؤں کو کاٹ ڈالا جائے جنھوں نے مسجد کی صرف بے حرمتی ہی نہیں کی، اس کا نام و نشان تک مٹا ڈالا ہے ــــ علاوہ ازیں "جہاد فی سبیل اللہ" صرف بابری مسجد کا تقاضا نہیں، اس سے بہت پہلے لاکھوں کشمیری مسلمانوں، ان کے معصوم بچوں، پردہ نشین عورتوں اور ضعیف و ناتواں مردوں کی پکار بھی ہے ــــ جو ایک طرف اگر نصرتِ خداوندی کو آوازیں دے رہے ہیں، تو دوسری طرف پوری دنیا کے مسلمانوں سے یہ پوچھ رہے ہیں، کیا تم نے قرآنِ کریم میں اپنے رب کا یہ فرمان نہیں پڑھا:

"وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا" (النساء: ۷۵)

"اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچّوں کی خاطر نہیں لڑتے، جو دعائیں کیا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب، ہمیں اس بستی سے نکال، جس کے رہنے والے ظالم ہیں — اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی ہی طرف سے ہمارا کوئی مدد گار مقرر فرما!"

حقیقت یہ ہے کہ بوسنیا کے مجبور و مقہور مسلمانوں کی کسمپرسی، مقبوضہ کشمیر میں مسلمان بہنوں بیٹیوں کی پامال عصمتیں، کشمیری مسلمان بچوں کی چیخیں، بابری مسجد اور اس کی خاطر بہنے والے خون پورے عالمِ اسلام کی غیرت کے لیے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں — مسلمانوں پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنے اسلاف کی روایات کو تازہ کرتے ہوئے کامل اتحاد و اتفاق و یکجہتی کے ساتھ ظالموں کے خلاف اعلانِ جہاد کریں کہ اسی میں عالمِ اسلام کی بھلائی ہے — تبھی وہ اس دنیا میں باعزت طریقے سے زندہ رہ سکتے ہیں اور آخرت میں اپنے رب کے حضور بھی سرخرو ہو سکتے ہیں۔

ہندوستان نے بابری مسجد کا تنازعہ کھڑا کر کے ہندوستان میں ایک اور پاکستان کی بنیاد رکھ دی ہے اور اسے جلد یا بدیر ایک اور ایسی ہی تحریک کا سامنا کرنا پڑے گا، جیسے ۱۹۴۷ء میں قیامِ پاکستان کے وقت! — ادھر کشمیری مسلمانوں کی تحریکِ آزادی اس کے لیے وہی حالات پیدا کر دے گی جیسے افغانستان میں روس کے لیے پیدا ہوئے تھے — چنانچہ جس طرح روس کی عظیم سلطنت حصوں بخروں میں بٹنے پر مجبور ہوئی ہے، ہندوستان کے بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوں گے — ان شاء اللہ! — ہاں شرط صرف یہ ہے کہ:

"إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ" (محمد: ۷)

"اللہ تعالیٰ کی مدد تبھی تمہارے شاملِ حال ہو گی جب تم اس (کے دین) کی مدد کرو گے اور (پھر) وہ تمہیں ثابت قدم بھی رکھے گا!"

— یعنی ؎

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی